عرب جمہوریہ مصر ٣رجب المرجب ١٤٤٣ھ

وزارت اوقاف ٤فروری ٢٠٢٢ء

حرمت والے مہینے

پوری انسانیت کے لیے امن وسلامتی کا پیغام

اللہ تعالی کا اپنے بندوں پر یہ فضل ہے کہ اس نے ان کے لیے خیر وبرکت کے کچھ موسم بنائے ہیں، جن میں وہ ان کے نیک کاموں پر دوگنا اجر دیتا ہے اور ان کی برائیوں کو مٹا دیتا ہے۔ ارشاد باری ہے: "وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ" "انہیں اللہ کے دنوں کی یاد دلایئے" [ابراہیم:٥] ارشاد نبوی ﷺ ہے: تمہارے اِنہیں دنوں میں سے کچھ دن ایسے ہوتے ہیں جن میں اللہ کی برکتیں نازل ہوتی ہیں، لہذا انہیں حاصل کرنے کی کوشش کرو، ہوسکتا ہے انہیں حاصل کر ہی لو (جسے وہ مل گئیں) اس کا نصیب کھل جائے گا۔

اِنہیں ایمانی موسموں میں حرمت والے مہینوں کا بھی موسم ہے۔ اسی کی طرف اللہ تعالی نے اپنے اس قول میں اجمالی طور پر اشارہ کیا ہے: "إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوا۟ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ" "مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ کی ہے، اُسی دن سے جب سے اُس نے آسمان وزمین کو پیدا کیا ہے اِن میں سے چار حرمت وادب کے ہیں۔ یہی درست دین ہے، تم اِن مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ [توبہ:٣٦] اور اِسی کو نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، ارشاد نبوی ﷺ ہے: سن لو! وقت اپنی اُسی طرز پر پھر گیا ہے جس طرز پر اُس وقت تھا جب اللہ نے آسمان وزمین پیدا کیے تھے۔ سال میں بارہ مہینے ہیں، جن میں سے چار حرمت والے ہیں، تین تو پے درپے ہیں: ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور (چوتھا) مضر والا "رجب" کا مہینہ ہے، جو کہ جُمادیٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔

حرمت والے ان مہینوں کا اللہ تعالی کے نزدیک بہت اونچا مقام ہے اور اس کے نزدیک ان کی بڑی عزت وحرمت ہے۔ ان کا نام "حُرُم" یعنی "حرمت والے" اس لیے ہے کیوں کہ ان کی بڑی حرمت ہے۔ اسی وجہ سے شریعت نے اس میں قتال کرنے کو اور اس کی حرمت پامال کرنے کو بہت بڑا اجرم گردانا ہے۔ ارشاد باری ہے: "يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ ٱلشَّهْرِ ٱلْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ" "لوگ آپ سے حرمت والے مہینوں میں لڑائی کی بابت سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ ان میں لڑائی کرنا بڑا گناہ ہے"۔[بقرۃ:۲۱۷] لہذا حرمت والے مہینے اپنے دامن میں پوری انسانیت کے لیے سلامتی کا پیغام لیے ہوئے ہے کہ اسلام امن وشانتی کا مذہب ہے۔ اور "سلام" تو اللہ تعالی کا ایک نام ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: "هُوَ ٱللَّهُ ٱلَّذِي لَآ إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ ٱلْمَلِكُ ٱلْقُدُّوسُ ٱلسَّلَٰمُ" "وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا" [حشر:۲۳] اور ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم رحمت وسلامتی والے نبی ہیں، جیسا کہ ارشاد باری ہے: "وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَٰلَمِينَ" "اور ہم نے آپ کو سارے جہان کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" [انبیاء:۱۰۷] ہمارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! تو سلامتی والا ہے اور تجھ سے ہی سلامتی ہے۔ اے جلالت و تعظیم والے (رب)! تیری ذات مبارک ہے۔

اسلام جنگ کرنے یا پھر خون بہانے کی رغبت نہیں دلاتا ہے، بلکہ جہاں تک بن سکتا ہے وہ اس سے روکتا ہے۔ وہ امن وسلامتی کو محبوب رکھتا ہے اور اسی کی تاکید بھی کرتا ہے، جیسا کہ ارشاد باری ہے: "وَإِن جَنَحُواْ لِلسَّلْمِ فَٱجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى ٱللَّهِ ۚ إِنَّهُۥ هُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْعَلِيمُ" "اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو آپ بھی صلح کی طرف جھک جائیے اور اللہ پر بھروسہ رکھیے، یقیناً وہ بہت سننے جاننے والا ہے" [انفال:۶۱] اسی سلسلہ میں ارشاد نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ہے: دشمن سے بِھڑنے کی تمنا نہ کرو، بلکہ اللہ سے عافیت مانگا کرو اور جب ان سے مُٹھ بھیڑ ہو جائے تو صبر کر لیا کرو! اسلام کا پیغام امن وشانتی کا پیغام ہے۔ اس کا مطمح نظر پوری بشریت کو خوش دیکھنا ہے: ارشاد باری ہے: "يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَٰكُم مِّن ذَكَرٍ وَأُنثَىٰ وَجَعَلْنَٰكُمْ شُعُوبًا وَقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوٓاْ ۚ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ" "اے لوگو! ہم نے تم سب کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا ہے اور اس لیے کہ تم آپس میں ایک

دوسرے کو پہچانو، کنبے بنا دیئے ہیں، اللہ کے نزدیک تم سب میں سے باعزت وہ ہے جو سب سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ یقین مانو کہ اللہ دانا اور باخبر ہے" [حجرات:۱۳]

برادرانِ اسلام:

حرمت والے مہینوں کی تعظیم اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ کسی بھی طرح کی دہشت گردی اور کٹرَّ پنتھی نہ کی جائے، پر امن لوگوں کی خونریزی اور ان کو ڈرانے دھمکانے سے گریز کیا جائے۔ اسی طرح سے اس بات کا بھی تقاضہ کرتی ہے کہ اطاعت گزاری کے ذریعہ اللہ تعالی کا قرب حاصل کیا جائے۔ لہذا ہمارا یہ فریضہ ہے کہ ہم ان مہینوں کو عبادت سے آباد کریں، اور اطاعت سے اپنے نفس کو پاک کر لیں۔ ارشاد باری ہے: "يَأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱرْكَعُوا۟ وَٱسْجُدُوا۟ وَٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمْ وَٱفْعَلُوا۟ ٱلْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ" "اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ" [حج:۷۷] اسی سلسلہ میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: حرمت والے مہینوں میں (کچھ دن) روزہ رکھو اور (کچھ دن) نہ رکھو (یعنی مسلسل روزہ رکھنے کی ترغیب نہیں)، حرمت والے مہینوں میں (کچھ دن) روزہ رکھو اور (کچھ دن) نہ رکھو، حرمت والے مہینوں میں (کچھ دن) روزہ رکھو اور (کچھ دن) نہ رکھو۔

اِنہیں مہینوں میں ایک رجب کا مہینہ بھی ہے۔ اس کا نام رجب اس لیے ہے کیوں کہ یہ "ترجیب" سے بنا ہے جس کا معنی ہوتا ہے تعظیم۔ اور اہل عرب اس کو "اَصم" یعنی بہرا کہا کرتے تھے، کیوں کہ وہ اس میں جنگ کی آوازیں بالکل بھی نہیں سنتے تھے۔ یہی وہ مقدس مہینہ ہے جس میں ہمارے نبی ﷺ کا معجزۂ اِسرا اور معراج وقوع پذیر ہوا۔ یہ مہینہ خیر وبرکت والے مہینوں کی کنجی ہے۔ حضرت ابو بکر ورّاق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رجب فصل کی بُوائی کا مہینہ ہے، شعبان اس فصل کی سِچائی کا مہینہ ہے اور رمضان اسی فصل کی کٹائی کا مہینہ ہے۔

کتنا اچھا ہوتا اگر ہم ان مقدّس مہینوں کو طاعت الٰہی میں کچھ اس طرح سے گزارتے کہ ان میں زمین کی آبادکاری کرتے، اپنے کام کو اچھی طرح انجام دیتے، خیرات کی کثرت کرتے، بھوکوں کو کھانا کھلاتے، آپسی بھائی

چارے اور باہمی محبت کی روح کو زندہ کرتے۔ جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے: اللہ کے نزدیک لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب شخص وہ ہے جو اس کے بندوں کے حق میں سب سے زیادہ نفع بخش ہو۔ اور اس کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ آپ کسی مسلمان کی پریشانی کو دور کرکے یا اس کے سر سے قرض کا بوجھ اتار کے، یا پھر اس کی بھوک مٹا کے، اس کا دل خوش کر دیجئے۔ مجھے اپنے بھائی کی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے جانا اِس مسجد میں -یعنی مسجد نبوی میں- ایک مہینہ تک اعتکاف میں بیٹھنے سے زیادہ پیارا ہے۔ اگر کوئی شخص کہیں پر اپنا غصہ نکالنے پر طاقت رکھنے کے باوجود اس کو پی جاتا ہے تو اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا۔ جو شخص اپنے بھائی کے ساتھ صرف اس کی حاجت پوری کرنے کے لیے چلے گا تو اللہ تعالی اس کو اس دن ثابت قدم رکھے گا جس دن اچھوں اچھوں کے قدم ڈگمگا جائیں گے۔

اے اللہ! رجب و شعبان میں ہم پر اپنی برکتیں نازل فرما اور رہمیں ماہِ رمضان عطا فرما!